471

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳
رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم سہ شنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط وکتابت بنام مینیجر الفضل ہو

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ ماہ فتح سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۶ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خداتعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت آج خداتعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

— حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی حالت بدستور ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

— حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ حرم ثانی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اچھی ہے۔

— حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو کئی روز سے بندش پیشاب کی تکلیف ہے۔ دورے روزانہ زیادہ تر رات کے وقت ہوتے ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۲ | ۱۹ ماہ فتح ۱۳۲۳ھ ش | ۲ محرم الحرام ۱۳۶۴ھ | ۱۹ دسمبر ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۹۶

روزنامہ الفضل قادیان — ۲ محرم الحرام ۱۳۶۴ھ

سالانہ جلسہ پر احمدی احباب خود آئیں اور دوسروں کو ساتھ لائیں

ایمانی حرارت سے دل کو گرم اور رُوحانی نور سے اپنے سینہ کو منور رکھنے کے لئے خداتعالیٰ کے زندہ نشانات اور تازہ بتازہ معجزات کا بار بار مشاہدہ نہایت ضروری ہوتا ہے کیونکہ گردوپیش کے حالات کے باعث انسانی قلوب اس طرح زنگ آلود ہو جاتے ہیں۔ کہ اگر انہیں صاف کرنے کی طرف توجہ نہ کی جائے۔ تو آہستہ آہستہ روحانی لحاظ سے انسان کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس زمانہ کے مرسل و مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے لوگوں کو قادیان بار بار آنے کی تاکید فرمائی ہے۔ کیونکہ یہ وہ مقام ہے۔ جہاں آکر انسان ہر آن خداتعالیٰ کے زندہ نشانات کا مشاہدہ کرکے اپنے ایمان کو تازہ کر سکتا ہے۔ بعض مقامات خداتعالیٰ کے جلال و جمال کی تجلی گاہ ہونے کی وجہ سے اپنے اندر ایسی ایمان پرور اور بصیرت افروز تاثیرات رکھتے ہیں۔ جن کی وجہ سے انہیں دنیا کی دیگر بستیوں پر ایک نمایاں فضیلت اور شرف حاصل ہو جاتا ہے گو وہ طور مادی طور پر دنیا کے دوسرے پہاڑوں سے کسی طرح بھی افضل نہیں۔ بیت المقدس دنیا کے دیگر مقامات کی طرح ایک مقام ہے مکہ ایک غیر آباد خطہ میں پتھر کی چند ایک عمارتوں کا مجموعہ ہے۔ مگر اس سے کون انکار کر سکتا ہے۔ کہ ان مقامات کو خداتعالیٰ کے محبوب اور برگزیدہ انسانوں سے انتساب کی وجہ سے ایک خاص شرف اور بزرگی حاصل ہے۔

اسی طرح قادیان بھی خداتعالیٰ کی تازہ تجلیات کی مورد اور اس کے مقدس رسول کا تخت گاہ ہے۔ قادیان وہ مقام ہے جسے اس دہریت اور مادہ پرستی کے زمانہ میں حفاظت واشاعت اسلام کے لئے اللہ تعالیٰ نے دنیا کا مرکز قرار دیا۔ قادیان شیطانی لشکروں کو کچلنے والی قدوسیوں کی فوج کے قائد اعظم سپہ سالار اور اسلام کے اس سرفروش اور جانباز سپاہی کا مولد مسکن اور مدفن ہے جس نے کفر و شرک کے آہنی قلعوں اور پُرشوکت و ہیبت ایوانوں میں تزلزل ڈال دیا۔ قادیان وہ جگہ ہے جہاں دنیا کا نجات دہندہ اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کرنے والا قاتل خنزیر اور کاسر صلیب پیدا ہوا۔ خداتعالیٰ سے ہمکلام ہوا۔ اور اسی جگہ ان خداتعالیٰ کے بے شمار نشانات و معجزات ظاہر ہوئے۔

قادیان کے در و دیوار۔ قادیان کے گلی کوچے۔ یہاں بسنے والے انسان۔ غرضیکہ یہاں کی ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی چیز زبان حال سے اس محبوب سبحانی کی صداقت کا اعلان کر رہی ہے۔ پھر کون احمدی ہے جو ان باتوں کو سمجھ لینے اور قادیان کی اہمیت کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینے کے بعد یہ خیال بھی کر سکے۔ کہ قادیان سے بُعد اور دوری اور یہاں سے مسلسل غیر حاضری اس کے لئے کسی نقصان اور خسران کا موجب نہیں۔

وہ مبارک ایام اور وہ یمن وسعادت سے لبریز گھڑیاں جو خداتعالیٰ کے فرستادہ نے منشائے ایزدی کے ماتحت اپنی جماعت کی روحانی تربیت اور ان کی ایمانی ترقی کے لئے مقرر فرمائی تھیں بالکل سر پر ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایمان کی سلامتی اور خداتعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے قادیان میں بار بار آنا ضروری قرار دیا ہے اور اس کے لئے بتاکید ارشاد فرمایا ہے۔ لیکن وہ لوگ جو بشری کمزوریوں اور مجبوریوں کے باعث دوران سال میں اس سعادت سے محروم رہتے ہیں۔ انہیں جلسہ سالانہ کے موقعہ کو ایک نعمت غیر مترقبہ خیال کرنا چاہیئے اور اگر ان کے نزدیک ایمان و روحانیت کی کوئی بھی قدر و قیمت ہے۔ تو انہیں ہر قیمت ادا کر کے جلسہ سالانہ میں شامل ہونا چاہیئے۔

پھر اس سے بھی بڑھ کر ضروری امر یہ ہے کہ اپنے ساتھ غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کو بھی لایا جائے۔ تا وہ دیکھ سکیں۔ کہ وہ جماعت جسے معاندین و مخالفین اپنی کج فہمی کی وجہ سے ملک و ملت کی دشمن قرار دیتے ہیں۔ وہ اپنے سامنے کیا پروگرام رکھتی ہے۔ اس کی سرگرمیوں کی غرض و غایت کیا ہے۔ اس کے عزائم کی نوعیت کیا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ادنیٰ خدام اور غلامان غلام اس آسمانی مائدہ سے کس حد تک حلاوت اندوز ہو چکے ہیں۔ اور قرآنی اسرار و غوامض ظاہر کرنے میں۔ ذات باری نے ان سے کتنا فیاضانہ سلوک کیا ہے۔ اور تا وہ بخوبی سمجھ سکیں۔ کہ یہی وہ مقام ہے۔ جہاں سے وہ چشمہ ابلا ہے۔ جو اسلام ہندوستان بلکہ تمام دنیا کی روحانی جسمانی۔ اقتصادی۔ تمدنی۔ معاشرتی غرضیکہ جملہ پریشانیوں کو ایک دن اپنی رَو کے آگے خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جائے گا۔ اور دنیا کے آئندہ امن و امان اور اہل دنیا کی پُرسکون و اطمینان زندگی کی بنیادیں کس مضبوطی کے ساتھ رکھی گئی ہیں۔

ہمیں امید ہے کہ ہماری جماعت کے وہ مخلصین جو سالانہ جلسہ میں شرکت اپنی روحانی زندگی کے لئے ضروری سمجھتے ہیں۔ وہ اس بات کے لئے پوری کوشش کریں گے کہ اپنے ساتھ ان دوستوں اور رشتہ داروں کو بھی ضرور لائیں۔ جو جماعت احمدیہ میں داخل نہیں ہیں اور اس طرح ان کی خیرخواہی اور ہمدردی کا ایسا ثبوت بہم پہنچائیں گے۔ جو نہ صرف اس دنیا کی بہتری اور بھلائی سے تعلق رکھتا ہے۔ بلکہ دوسری زندگی سے بھی وابستہ ہے۔ اور وہی ہمیشہ کی زندگی ہے۔

احباب کرام کو ضروری اطلاع

جلسہ سالانہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا پروگرام صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔

عبدالرحیم درد

ایڈیٹر غلام نبی
بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

ان حالات میں غیر احمدی اصحاب کو جلسہ کے موقع پر ساتھ لانا بہت ضروری ہے۔ پس ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے۔ کہ اپنے ساتھ کم از کم ایک غیر احمدی کو ضرور لائے۔ اور اس طرح دوہرے ثواب کا مستحق بنے۔ احباب جانتے ہیں۔ کہ اتنے عظیم الشان اجتماع کے موقعہ پر رہائش وغیرہ کے انتظام میں جس قدر کوشش کی جاسکتی ہے۔ اس سے منتظمین جلسہ اور اہل قادیان قطعاً دریغ نہیں کرتے۔ وہ اپنا اور اپنے بال بچوں کا آرام و آسائش قربان کر کے خدا تعالیٰ کے مسیح کے مہمانوں کو ممکن سے ممکن آرام پہنچانا اپنے لئے سعادت اور خوش بختی سمجھتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے کہنا پڑتا ہے۔ کہ آنے والے معزز اصحاب کا اخلاص ہی ان کی کوتاہیوں کا پردہ پوش ہوتا ہے۔ مگر غیر احمدی اصحاب کی مہمان نوازی کے متعلق ان حالات میں بھی خاص خیال رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اسی جذبہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے احباب کرام کو بھی اپنے غیر احمدی دوستوں کو ساتھ لانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

جلسہ سالانہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
سے
جماعت ہائے احمدیہ کی ملاقات کا پروگرام

(۱) جملہ جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ مندرجہ ذیل نقشہ کے مطابق جماعتوں کی ملاقات کا وقت مقرر کیا گیا ہے۔ اس سے اپنے افراد کو اطلاع دے کر وقت مقررہ پر تشریف لائیں۔

(۲) اوقات ملاقات مقررہ کی مقدار گذشتہ ریکارڈ کی رو سے تجویز کی گئی ہے۔ جس میں افراد کی کمی بیشی سے وقت میں تبدیلی ہو سکے گی۔

(۳) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی خواہش ہر مخلص احمدی کے دل میں ہوتی ہے۔ اور ہر مشتاق زیارت دوست ملاقات کی گھڑیوں کو لمبا کرنا چاہتا ہے۔ لیکن چونکہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت روزافزوں ترقی پر ہے۔ اس لئے احباب کا فرض ہے۔ کہ اپنے دوسرے بھائیوں کا بھی خیال رکھتے ہوئے وقت معینہ کے اندر ملاقات ختم کرنے کی ہر ممکن کوشش فرمائیں۔ ایسا نہ ہو کہ ان کے اپنے اس شوق میں دوسرے دوستوں کی حق تلفی ہو لہذا وقت کی پابندی کی طرف احباب خاص توجہ رکھیں۔

پروگرام ملاقات

۲۶ ماہ فتح ۱۳۲۳ھش بوقت صبح	
جماعت ہائے راولپنڈی شہر و ضلع	۵ منٹ
" دہلی و مضافات	۱۲ "
" انبالہ شہر و	۵ "
" صوبہ سندھ	۱۲ "
" یو۔ پی	۱۳ "
" سی۔ پی	۲ "
" اڑیسہ	۱ "
" بنگال	۹ "
۲۶ ماہ فتح ۱۳۲۳ھش ۳ بجے شام	
ریاست کشمیر و جموں	۱۶ منٹ
" پونچھ	۴ "
راجپوتانہ	۳ "
منٹگمری شہر و ضلع	۳۰ "
فیروزپور "	۲۵ "
ریاست بہاولپور	۱۰ "
ریاستہائے پٹیالہ، نابھہ، جیند، مالیر کوٹلہ	۲۰ "

ریاست کپورتھلہ	۵ منٹ
۲۷ ماہ فتح ۱۳۲۳ھش ۹ بجے صبح	
جماعتہائے جہلم شہر و ضلع	۲۳ منٹ
" صوبہ سرحد	۳۵ "
" کوئٹہ بلوچستان	۶ "
" کیمبل پور، میانوالی شہر و ضلع	۲ "
۲۷ ماہ فتح ۱۳۲۳ھش ۳ بجے شام	
جماعتہائے ملتان، مظفرگڑھ	۲۰ منٹ
بیعت	۲۰ "
لودھیانہ شہر و ضلع	۱۵ "
جماعتہائے شاہ پور سرگودھا	۳۵ "
گجرات	½ گھنٹہ
۲۸ ماہ فتح ۱۳۲۳ھش ۹ بجے صبح	
بیعت	۱۳ منٹ
جماعت شملہ	۷ "
ڈیرہ غازیخان شہر و ضلع	۱۱ "
شیخوپورہ	۳۰ "

۲۸ ماہ فتح ۱۳۲۳ھش ۳ بجے شام	
سیالکوٹ شہر و ضلع	½ گھنٹہ
بیعت	۲۰ منٹ
جھنگ، مگھیانہ	۱۰ "
جماعتہائے گوجرانوالہ	۳۰ "
ضلع کانگڑہ و چمبہ	۵ "
جالندھر شہر و ضلع	۲۰ "
ہوشیارپور شہر و ضلع	۲۰ "
۲۹ ماہ فتح ۱۳۲۳ھش ۹ بجے صبح	
لائلپور شہر و ضلع	۳۵ منٹ
حصار، پانی پت، کرنال، رہتک، گڑگانواں	۲۰ "
بیعت	۲۰ "
حیدرآباد دکن	۸ "
بمبئی، مالابار	۳ "
امرتسر شہر و ضلع	۳۰ "
لاہور	۳۰ "
گورداسپور	۴۰ "

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذرّہ نوازی کا شکریہ

مولوی محمد الدین صاحب مجاہد تحریک جدید ۱۶ نومبر ۱۹۴۲ء کو قادیان دارالامان سے بعزم لیگوس مغربی افریقہ روانہ ہوئے ان کی اہلیہ کو بھی ان کے ہمراہ جانے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد تھا۔ پاسپورٹ تیار ہوچکا تھا۔ مگر حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے جب مولوی صاحب نے الوداعی ملاقات کی۔ تو حضور نے فرمایا۔ آپ اکیلے جائیں اور اپنی بیوی کو ساتھ نہ لے جائیں۔ کیونکہ بحری راستے میں بعض اوقات جہاز غرق ہوجاتا ہے۔ مرد تو تیر کر بھی بچ سکتا ہے۔ مگر عورت بیچاری کے لئے سوائے موت کے کوئی صورت نہیں رہتی۔"

حضور پرنور کی دور اندیشی اور دوربینی کس قدر حیرت انگیز ہے۔ اور کس طرح یہ الفاظ آج حرف بحرف پورے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کس قدر عمیق بصیرت و بصارت حضور کو عطا کی ہے کہ حضور کی فراست بھی سایہ الٰہی کا ایک بین نشان ہے۔

حضور کے اس ارشاد کا علم مجھے مولوی محمد الدین صاحب کی بیوی سے ہوا۔ جو ان کے ہمراہ تھی مگر بوقت ان کی روانگی ٹھہر گئیں۔ غیر معمولی حالات میں جہاز میں بمبئی بندرگاہ سے ان کو جگہ ملی۔ اور جلدی ہی جہاز روانہ ہوگیا۔ ابھی پانچ روز ہی گذرے تھے کہ اخبار الفضل میں مدین (افریقہ) کی ایک خبر شائع ہوئی۔ کہ ایک جہاز بحر ہند میں غرق ہوگیا ہے۔ میرا ماتھا ٹھنکا۔ میں خاموش ہوگیا۔ گھر والوں میں سے جس نے پڑھا وہیں آ کر رک گیا۔ بمبئی سے پتہ لگا۔ وہاں سے ایک دوست نے لکھا کہ وہ کوئی اور جہاز ہوگا۔ خیر میں اسوقت جب حضور جلسہ سالانہ کے موقع پر نماز ظہر و عصر کے بعد تقریر کے لئے رونق افروز تھے۔ کہ ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کے نام تار آیا۔ جو جہاز ران کمپنی بمبئی سے آیا تھا۔ کہ جہاز غرق ہوگیا ہے۔ اور مولوی محمد الدین صاحب لاپتہ ہیں۔ جب حضور کی خدمت میں یہ تار پیش ہوا تو حضور نے فرمایا کہ Missing (لاپتہ) سے مراد موت ہی ضروری نہیں۔ ہوسکتا ہے کسی کشتی یا جہاز نے ان کو اٹھالیا ہو۔ اور وہ دوسری جگہ ہوں۔"

یہ بات بھی آج حرف بحرف پوری ہوتی دکھائی دیتی ہے۔ کہ آج دو سال گذرنے کے بعد جبکہ کئی دفعہ ریڈ کراس سے جواب مل چکا تھا کہ کچھ خبر نہیں کہ مولوی صاحب کہاں ہیں۔ اچانک ۳ دسمبر کو کمشنر صاحب ریڈ کراس کی شملہ سے چٹھی مجھے ملی۔ کہ "مولوی محمد الدین صاحب زندہ بچ جانے والوں کی فہرست میں ہیں۔ اب ان کی رہائش کا پتہ کیا جارہا ہے۔" اتنے عرصہ میں جو ہمدردی حضور پرنور اور خاندان مبارک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے کی اور جو دعائیں احباب جماعت نے برادر عزیز کی سلامتی کے لئے کیں ہمارے پاس نہ وہ زبان ہے۔ اور نہ وہ الفاظ جن سے ان کا شکریہ ادا کرسکیں۔ ہم اس احسان کو کبھی بھی فراموش نہیں کرسکتے۔ اللہ تعالیٰ ہی اس کی جزا دے سکتا ہے۔ ہماری عاجزانہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے محسن و مبارک خلیفہ کے وجود کو جماعت کے سروں پر ہمیشہ سلامت رکھے صحت و عافیت میں برکت دے آمین اور احباب جماعت کی مرادوں کو پورا کرے اور اپنی حفاظت میں رکھے۔

خاکسار محمد مستقیم

چندہ تحریک جدید اور ترجمۃ القرآن کے وعدے

تحریک جدید کے مجاہدوں کو معلوم ہوگا۔ کہ ہندوستان کیلئے وعدے پیش کرنے کا اصل وقت ۳۱ دسمبر تک ہے یعنی ہندوستان کی تمام جماعتوں اور افراد کے وعدے اس تاریخ تک حضور کی خدمت میں پیش ہو جانے ضروری ہیں۔ پس آپ بھی اپنی جماعت کے سکرٹری مال کو اپنا وعدہ فوراً لکھوادیں۔ تا وہ فہرست تیار کر کے ارسال فرمائیں۔ اسی طرح آپ یہ بھی نوٹ رکھیں۔ کہ اگر آپ نے ابھی تک ترجمۃ القرآن کی فہرست مرکز میں نہیں ارسال کی ہے۔ تو فوراً ارسال فرمائیں۔ ابھی تک معتدبہ تعداد جماعتوں کی ایسی بھی ہے جنہوں نے ترجمۃ القرآن کے وعدے نہیں بھیجے۔ ترجمۃ القرآن میں حصہ لینا تو ایک صدقہ جاریہ ہے۔ اور اس میں حصہ لینے والے کو ہمیشہ ثواب ملتا رہیگا۔ پس ہر جماعت کا سکرٹری مال جائزہ لے کہ آیا اس کی فہرست چندہ ترجمۃ القرآن مرکز میں جاچکی ہے۔ اور اس کی منظوری کی اطلاع مرکز سے آچکی ہے۔ ورنہ وہ اپنی فہرست فوری حضور کی خدمت میں ارسال کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

خاکسار برکت علی خان فنانشل سکرٹری تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

میں نے عید الاضحیٰ کے خطبہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہدایات کی روشنی میں حاضرین کو اس امر کی طرف توجہ دلائی۔ کہ ہماری تبلیغ کی کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کامل اور زندہ نبی ہونے پر زور دیا جائے۔ میرے اس ذکر کی وجہ صرف یہی نہیں تھی کہ عیسائی حضرت عیسےٰؑ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل خیال کرتے ہیں۔ بلکہ یہ بھی تھی کہ یہاں دوسرے مسلمان بھی عیسائیوں کے رعب میں آکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصل مقام کو بیان نہیں کرتے۔ اور یہی غنیمت سمجھتے ہیں۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی مسیح جیسا ایک نبی مان لیں۔ اور بعض آیات قرآنی کا غلط مفہوم لے کر یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ نجات کے حصول کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری نہیں [illegible]

ڈاکٹر ڈڈلی رائٹ کا اسلام پر لیکچر

عجیب اتفاق ہوا کہ عید کے دو روز بعد ڈاکٹر ڈڈلی رائٹ کا مورل کالج میں اسلام پر لیکچر تھا۔ انہوں نے مجھے بذریعہ خط اپنے لیکچر کے متعلق اطلاع دی۔ میں اپنے دو دوستوں برادرم عبدالعزیز صاحب اور عبدالوہاب صاحب کو ساتھ لے کر مورل کالج گیا۔ حاضری ڈیڑھ سو کے قریب تھی۔ ڈاکٹر ڈڈلی کا لیکچر اچھا تھا لیکن جب سوالات کا موقعہ آیا۔ تو حاضرین میں سے ایک نے پوچھا۔ کہ اگر اسلام میں توہم پرستی نہیں تو مسلمان جنوں کو کیوں مانتے ہیں۔ ڈاکٹر ڈڈلی نے نفی میں جواب دیا۔ کہ جن کوئی نہیں پھر ایک اور نے سوال کیا۔ کہ کیا محمدؐ chief of the prophets یعنی نبیوں کے سردار تھے۔ انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ اور کہا۔ کہ قرآن مجید میں لکھا ہے۔ کہ ہم رسولوں کے درمیان امتیاز نہیں کرتے۔ سب کو یکساں سمجھتے ہیں۔ پھر ایک نے سوال کیا۔ کہ موسےٰ تو صرف بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے تھے۔ مسلمان انہیں کیوں مانتے ہیں۔ اس سوال کو انہوں نے نہ سنا۔ پھر دوبارہ پوچھا گیا۔ تب میں نے صدر سے اجازت لے کر دس پندرہ منٹ میں ان سوالات کے تفصیل سے جوابات دیئے۔ جنوں کے متعلق میں نے کہا کہ ڈاکٹر ڈڈلی کا جواب درست تھا۔ کہ اسلام میں توہم پرستی نہیں۔ اور ایسے جن کوئی نہیں جیسا کہ عام طور پر مانے جاتے ہیں۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ جاہل مسلمان بھی ایسے جنوں کو مانتے ہیں۔ لیکن قرآن مجید میں ایسے جنوں کا کوئی ذکر نہیں قرآن مجید میں جن کا لفظ کئی آیتوں میں وارد ہوا ہے۔ لیکن اس سے مراد لیڈر اور بڑے لوگ ہیں۔ پھر میں نے جن کے لفظ کی حقیقت بیان کی۔

پھر میں نے کہا ڈاکٹر ڈڈلی نے جو دوسرے سوال کا جواب دیا ہے۔ اس سے مجھے اختلاف ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہم تمام نبیوں کا سردار مانتے ہیں۔ اور اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ پہلے انبیاء خاص خاص قوم یا خاص ملک کے لئے بھیجے جاتے تھے۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ پہلے انبیاء کو تعلیم کا صرف اتنا حصہ دیا گیا۔ جو ان کی قوم کی اصلاح کے لئے ضروری تھا۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک مکمل شریعت دی گئی۔ جو دنیا کی تمام اقوام اور تمام زمانوں کی ہدایت کے لئے کافی ہے۔ اور جیسا کہ ایک لیڈی نے سوال کیا ہے۔ کہ جب حضرت موسےٰ علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کے لئے بھیجے گئے تھے۔ تو ہم مسلمان ان کو کیوں مانتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیرو ہیں۔ جو تمام اقوام عالم کی ہدایت کے لئے بھیجے گئے تھے۔ اور ایسا نبی جو تمام دنیا کے لئے ہوتا اس کے لئے ضروری تھا۔ کہ وہ ان قوموں کے گزشتہ انبیاء کے متعلق بھی فیصلہ کرتا۔ کہ آیا وہ سچے نبی تھے یا نہیں۔ اس لئے قرآن مجید میں ان کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فیصلہ فرمایا۔ کہ وہ سب خدا کے برگزیدہ نبی تھے۔ نہ صرف ابراہیم اور موسےٰ اور داؤد اور عیسےٰ علیہم السلام بلکہ کرشنا۔ زرتشت اور بدھ وغیرہ سب خدا کے نبی تھے۔ جو خاص خاص قوموں اور خاص ملکوں کی اصلاح کے لئے بھیجے گئے۔ حضرت عیسےٰؑ بھی جیسا کہ انہوں نے خود کہا۔ صرف بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے لئے بھیجے گئے تھے اور قرآن مجید میں بھی ورسولاً الی بنی اسرائیل قرار دیا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اگر حضرت عیسےٰؑ یا حضرت موسےٰؑ یا اور کوئی نبی تمام دنیا کے لئے مبعوث ہوتا تو اس کا یہ فرض تھا۔ کہ وہ دوسری اقوام کے نبیوں کے متعلق فیصلہ دیتا۔ کہ آیا وہ سچے نبی تھے یا نہیں۔ لیکن بائیبل میں نہ حضرت موسےٰؑ نے اور نہ ہی حضرت عیسےٰؑ نے دوسری قوموں کے انبیاء کے متعلق کوئی فیصلہ کیا۔ اس کی وجہ یہی تھی۔ کہ وہ صرف بنی اسرائیل کی اصلاح کے لئے بھیجے گئے تھے۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دوسری اقوام کے گزشتہ انبیاء کے متعلق فیصلہ فرمایا کہ وہ بھی خدا کے سچے رسول تھے۔ کیونکہ وہ ان سب اقوام کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ اس لئے ہم پر یہ ضروری ہوا۔ کہ ہم خدا کے تمام نبیوں پر ایمان لائیں۔ پھر میں نے اس آیت کو جس کی طرف ڈاکٹر ڈڈلی نے اشارہ کیا تھا۔ پڑھ کر ترجمہ کیا اور بتایا کہ یہاں رسولوں کے درمیان تفریق نہ کرنے سے مراد ایمان لانے میں تفریق ہے۔ کہ بعض کو مانا جائے۔ اور بعض کا انکار کیا جائے۔ میری تقریر حاضرین نے نہایت توجہ سے سنی۔ اور ان پر اچھا اثر ہوا۔ ڈاکٹر ڈڈلی نے بعد میں مجھے لکھا۔ کہ مورل کالج کے پرنسپل نے مجھے لکھا ہے۔

To convey to you the thanks of the College for your valuable contribution to last Tuesday's discussion which I do with pleasure

یعنی میں آپ کو گزشتہ منگل کی ڈسکشن میں حصہ لے کر مفید اور قیمتی معلومات بہم پہنچانے پر کالج کی طرف سے شکریہ پہنچاؤں۔ جو میں بخوشی پہنچاتا ہوں۔

فاسد عقیدہ کا بانی

پیغامیوں نے اسال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ایک خطبہ کی بناء پر آپ پر یہ افترا اور بہتان لگایا۔ کہ آپنے نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے۔ حالانکہ خطبہ کے الفاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت ظاہر ہوتی تھی۔ لیکن سب سے زیادہ افسوس مولوی محمد علی صاحب پر ہے۔ جنہوں نے غور وفکر کے بعد اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور ایک صریح جھوٹ بولا۔ انہ فکر وقدر فقتل کیف قدر الآیۃ۔ لیکن اہل پیغام کے افترا سے کیا ثابت ہوا۔ صرف یہی کہ انہوں نے حضرت مصلح موعود کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک اور مشابہت قائم کردی۔ غیر احمدیوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کا ایسے ہی الزام لگایا۔ جیسا کہ منکرین خلافت نے حضرت مصلح موعود پر از راہ حسد وتعصب الزام لگایا ہے۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق تھے ویسے ہی حضرت مصلح موعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق ہیں۔ انہیں اپنی اصلاح کی فکر کرنی چاہیئے وہ سوچیں کہ ان کا لنڈن کے لئے مقرر کردہ خلیفہ کس قسم کے عقائد کی اشاعت کرتا رہا۔ ڈاکٹر ڈڈلی رائٹ ۱۹۱۱ء سے مسلمان ہیں۔ اور خواجہ صاحب کے ساتھ بھی رہے انہوں نے جو جواب دیا۔ اس میں ان کا کوئی قصور نہیں تھا۔ بلکہ یہ پیغامیوں کے لنڈنی خلیفہ کا تھا۔ جنہوں نے اس قسم کے عقائد کی اشاعت کی۔ چنانچہ انہوں نے خود اپنی ایک رپورٹ میں ذکر کیا ہے۔ جب انہیں ایک عیسائی نے لکھا۔ "کہ ہم تو سب مسیح کی بکتائی سے الگ ہو کر اسے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے برابر سمجھتے ہیں۔ اور اسے ہی ایک الہام الٰہی کا مورد نہیں نہ سمجھتے بلکہ اوروں کو بھی شریک کرتے ہیں۔ اور ہر جگہ سے تعلیم لینے کے لئے تیار ہیں۔ خدارا تم کیوں اپنے کام میں یہ کہہ کر روڑہ اٹکاتے ہو کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم سب سے افضل تھے۔ اس دعظ کو چھوڑ دو۔ اور میدان بہت صاف ہے۔ کامیابی مشکل نہیں۔" خواجہ صاحب یہ نقل کر کے لکھتے ہیں "بہرحال بجواب میں نے لا نفرق بین احد من رسلہ اسے لکھ دیا ہے۔"

یہ تھا وہ عقیدہ جس کی خواجہ صاحب اشاعت کرتے رہے چونکہ میں اسے پڑھ چکا ہوا تھا۔ اس لئے میں سمجھتا تھا۔ کہ ڈاکٹر ڈڈلی کا ایسا جواب دینے میں کوئی قصور نہیں۔ انہوں نے ممکن ہے خواجہ صاحب سے یہی جواب سنا ہو۔ خواجہ صاحب کی اس رپورٹ کا جواب بھی الفضل میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اسی وقت یہ دیا تھا۔ "جادلہم بالتی ھی احسن کے یہ معنی نہیں۔ کہ حق کو چھوڑ دیا جائے۔ اور دل خوش کن باتیں کر کے راضی کر لیا جائے بلکہ بات کرنیکا طریق احسن ہو۔ مثلاً ایک عیسائی ہم سے یہ کہے۔ کہ میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مانتا ہوں۔ مگر ان پر مسیح کو فضیلت نہیں۔ تو کیا اس کا جواب یہ چاہیئے۔ کہ ہاں لا نفرق بین احد من رسلہ قرآن شریف میں بھی آیا ہے کمبخت عیسائی تو خوش ہو گیا۔ مگر ساتھ ہی حق کا بھی خون ہو گیا۔ اس کا جواب تو یہ تھا۔ کہ ہم کیوں نہ نبی کریم کو مسیح پر فضیلت دیں علیہما السلام۔ غلام کو آقا سے کیا نسبت۔ مریم کے صاحبزادے کا عرب کے سردار سے کیا مقابلہ۔" آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کا سوال یورپ میں عنقریب اٹھنے والا ہے۔ اور یہ ایک نہایت اہم سوال ہوگا۔ اس وقت عیسائی یورپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت عیسےٰ سے افضل ماننے کے لئے بظاہر تیار نہیں ہے۔ اور اس سوال کا حقیقی جواب کون دینگے مستقبل بتائیگا۔ کہ وہ نہ پیغامی ہونگے اور نہ غیر احمدی بلکہ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کے خدام ہونگے۔ جنہیں اہل پیغام نے ازراہ ظلم وحسد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنیوالا قرار دیا۔ اور خدا کی وعید لعنۃ اللہ علی الکاذبین کی پرواہ نہ کرتے ہوئے صریح جھوٹ کے مرتکب ہوئے ہیں۔

خاکسار جلال الدین شمس از لنڈن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشرق کی مغرب پر فوقیت

میں سندھ میں آجکل ایک ایسے علاقہ میں ہوں ۔ جسے انگریزی میں Thar Desert اور سندھی میں تھر کہتے ہیں ۔ یہ علاقہ تقریبًا ۱۰۰ میل لمبا اور ۱۰۰ میل ہی چوڑا ہے ۔ اس میں شمال مغرب کی طرف اس کے نہری آبادی کے حصہ میں جودھپور ریلوے کے دو اسٹیشن ہیں جن کا نام فضل بھنبرہ اور نئوں کوٹ ہے ۔ ان دونوں اسٹیشنوں کے نزدیک بفضل خدا احمدیہ آبادیاں نصرت آباد اور ظفر آباد ہیں ۔ یعنی جہاں مکرم خان نصراللہ خان صاحب ۔ چوہدری بشیر احمد صاحب اور محمد اکرم صاحب اور آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی اراضیات ہیں ۔ اس علاقہ میں سہولت والی سواری اونٹ ہوتی ہے ۔ اگرچہ گھوڑا بھی کام دے سکتا ہے ۔ عام طور پر فاصلے لمبے لمبے طے کرنے ہوتے ہیں ۔ اس لئے اونٹوں کی سہولت اور دیگر حوائج کی وجہ سے سفر اکثر رات کو کیا جاتا ہے ۔

ان سفروں میں میں نے دیکھا کہ اجرام فلکی شمس بازغہ سے لیکر چھوٹے چھوٹے ستاروں تک سب مشرق کی طرف سے چلتے اور مغرب میں باری باری غروب ہوتے جاتے ہیں ۔ کہکشاں بھی مشرق سے مغرب کی طرف پھرتا جاتا ہے ۔ اور قطبین جو ستارہ قطب کے گرد چکر لگاتے رہتے ہیں وہ بھی مشرق سے مغرب کی طرف ہی گھومتے نظر آتے ہیں ۔ نہ صرف ، بلکہ قمر جو ہلال کی صورت میں مغرب سے ظاہر ہوتا ہوا معلوم ہوتا ہے ۔ وہ بھی حقیقت میں مشرق سے چکر کاٹ کر مغرب میں نمودار ہوتا اور پھر مغرب میں گم ہوتا ہے ۔ اسی طرح جب وہ بدر بن کر مشرق سے چمکتا ہوا نکلتا ہے ۔ تو بھی مغرب میں ہی غروب ہوتا ہے ۔

پھر یہ بھی دیکھا کہ باوجود اس کے کہ عام طور پر معلوم ہے کہ قمر شمس سے روشنی لیتا ہے مگر جب دن کو دونوں اکٹھے ہو جائیں تو باوجود اس کے کہ قمر رات کو بخوبی روشنی دیتا ہے ۔ اور اس کی روشنی سے بہت سے بھولے بھٹکے مسافروں کی کافی رہنمائی ہوتی ہے ۔ مگر سورج کی موجودگی میں نہ ستارے ستارے رہتے ہیں اور نہ قمر ۔ قمر اگرچہ ستارے قمر کی عدم موجودگی میں کچھ نہ کچھ روشنی زمین پر ڈالتے ہی رہتے ہیں ۔

میں فلکی نظام کے اس مشاہدہ سے اس نتیجہ پر پہنچا کہ جس طرح مادی دنیا میں روشنی دینے والے ستارے اور قمر اور سورج مشرق سے ہی طلوع کرتے ہیں ۔ اسی طرح روحانی دنیا کے ستارے قمر اور سورج بھی مشرق سے ہی نمودار ہوتے رہے ہیں ۔ اور یہ سب انبیا اور رشی اور منی اور اوتار کی صورت میں مشرق سے مغرب کو روشنی بھیجتے رہے ۔ دنیا میں سب معلوم مذاہب کے بانی حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت نوحؑ حضرت ابراہیمؑ حضرت موسےٰؑ حضرت رام چندر حضرت زرتشت حضرت کرشن حضرت گوتم بدھ حضرت کنفیوشیس حضرت مسیحؑ اور سب کے سردار خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اس زمانہ کے مصلح حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام سب مشرق میں ہی برپا ہوئے ۔

اس کے علاوہ نقشوں پر آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب سمتوں کا شمار کیا جاتا ہے تو اول مشرق پھر مغرب اور بعد میں شمال اور جنوب کا شمار ہوتا ہے ۔ الغرض مشرق بحیثیت دائیں ہاتھ کے ہے ۔ اور مغرب بائیں کے ۔

اس کے ساتھ ہی مجھے یہ بھی خیال آیا کہ چودھویں رات کا چاند یعنی بدر جو اپنی روشنی اور کمال کا پورا پورا اظہار کرتا ہے ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ وہ حتی المقدور اپنی پوری طاقت سے سورج سے مستفید ہو کر دنیا کو فائدہ پہنچاتا ہے ۔ اسی طرح یہ جو حدیث شریف میں آتا ہے ۔ کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد اسلام کی تجدید کے لئے آتا رہے گا ۔ سو چودھویں صدی کا امام چودھویں رات کے چاند کی طرح بدر کی صورت میں کامل چاند بن کر سو فیصدی فنافی الشمس یا بہ الفاظ دیگر فنافی المحمدؐ ہوگا جو نبیوں کا سورج اور سراج منیر ہے ۔ اگرچہ پہلے امام اور مجدد بھی فنافی المحمدؐ ہی تھے ۔ کیونکہ ان کی روشنی کا منبع بھی وہی تھا ۔ مگر اپنے دور کی قدرتی کمی کی وجہ سے اس مقام تک نہ پہنچ سکے جو چودھویں صدی کے امام کیلئے مقدر تھا اس کے ساتھ یہ بھی دیکھا کہ ۱۴ تاریخ کا چاند رات بھر چمکتا ہے ۔ یہاں تک کہ سورج خود بھی اس کے سامنے مشرق سے خروج کرتا ہے ۔ اور یہ بھی ملاحظہ کرنے میں آیا کہ جس طرح ایک رات پورن ماشی کی ہوتی ہے ۔ ویسے ہی نیا چاند نکلنے سے پہلے اماوس کی رات بھی آتی ہے ۔ جبکہ ساری رات اندھیرا ہی ہوتا ہے اور چاند جو نمودار ہوتا ہے ۔ تو وہ بھی ہلال کی صورت میں نمودار ہوتا ہے ۔ جو بعض کو دکھلائی دیتا ہے ۔ اور اکثر کو بالکل نہیں ۔ یہاں تک کہ عید کے موقعہ پر اس کو دیکھنے کے لئے دوربینیں کام میں لائی جاتی ہیں ۔ یا پانی کے سایہ میں اس کو ڈھونڈنے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ اور پھر حلفیہ بیانات کے لینے تک کی نوبت پہنچ جاتی ہے ۔

اسی طرح مذہبی دنیا میں بھی اماوس کے بعد جب نیا چاند نکلتا ہے تو وہ ہلال ہونے کی وجہ سے اول تو لوگ اس کو دیکھنے کی ضرورت ہی نہیں سمجھتے اور جو دیکھتے ہیں تو ان کی اس دید پر اکثر لوگ اعتبار ہی نہیں کرتے اور جو کرتا ہے تو وہ بھی اس کو قسم دینے کی ضرورت سمجھتا ہے ورنہ نہیں کرتے ۔ ہاں جنہوں نے رمضان کے روزے رکھے ہوتے ہیں ۔ اور ان کو ہلال کی نموداری کی قدر ہوتی ہے وہ تو اس کی تلاش کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں ۔ اور اس کو ڈھونڈ ہی پاتے ہیں ۔ یا دوسروں پر اعتبار کر کے تسلی کر لیتے ہیں اور اپنی عید مناتے ہیں ۔ مگر بعد میں جیسے جیسے چاند بڑھتا جاتا ہے ۔ اور روشنی سے اس کا وجود زیادہ نمایاں ہوتا جاتا ہے ۔ پھر لوگ بچوں سے بھی کہتے ہیں ۔ کہ دیکھو وہ چاند ہے ۔ اسے سلام کرو ۔ حالانکہ اس وقت کا وہ سلام فضول ہی ہوتا ہے ۔ مگر جب وہ چاند اپنی پوری روشنی کے ساتھ ۱۴ ۔ تاریخ کو چمکتا ہوا نکلتا ہے ۔ تو سب کو نظر آجاتا ہے ۔ مگر جو کم بخت ہوتے ہیں ۔ ان کو پھر بھی گرہن شدہ ہی نظر آتا ہے ۔

الغرض ہمیں چاہیئے کہ مادی دنیا کی مثال سے فائدہ اٹھا کر چودھویں صدی کے امام حضرت مسیح موعود مہدی مسعود نبی زماں علیہ السلام جو فنافی المحمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقام کے پورے مظہر ہیں ان سے فائدہ اٹھائیں اور دنیا کو بتائیں کہ اس بدر یعنی کامل چاند کو دیکھ کر اس کو روشنی بخشنے والے سراج منیر افضل الانبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی کرو ۔ اور پھر ان کے خالق کی حقیقت کو جانو تا کہ عبدی کمال کو حاصل کر سکو ۔

اس جگہ یہ عرض کرنا بھی بے موقعہ نہیں ہوگا کہ جیسے سورج کے سامنے ستارے اور قمر خواہ کیسے ہی روشن کیوں نہ ہوں اور اپنے اپنے وقت پر کافی روشنی دیتے ہوں ۔ جب سورج کی روشنی سے ان کا تقابل ہو جائے تو وہ بالکل ماند پڑ جاتے ہیں بلکہ کالعدم ہو جاتے ہیں ۔ اسی طرح محمدی تعلیم یعنی اسلام کے سامنے دیگر تعلیمیں ہیچ ہو گئی ہیں ۔ مگر جس حالت میں اس سراج منیر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود چودھویں صدی کے امام مہدی اور مسیح موعود کو سلام دیا ہے تو اس سے ثابت ہوتا ہے ۔ کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے ۔ اور اس پر عمل کرنے میں ہی مشرق اور مغرب کی سلامتی ہے ۔ رباعی

محمدؐ عربی کہ بادشاہ ہر دو سرا
کرے ہے روح قدس جسکے در کی دربانی
اسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پہ کہتا ہوں
کہ اسکی مرتبہ دانی میں ہے خدا دانی

مغرب میں سورج اور دیگر ستاروں کے غروب پر دیکھا گیا ہے ۔ کہ ان میں تپش اور شعاع کم ہو جاتی ہے ۔ اس لئے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ مذہبی جوش جو مشرق میں ہے وہ مغرب میں نہیں مگر اب وہ وقت آگیا ہے ۔ جبکہ مغرب سے سورج نکلنے کا وعدہ ہے یعنی مذہبی دنیا میں محمدی سورج مغرب سے بھی نکلیگا اور اپنی اصلی تپش اور چمک اس علاقہ میں بھی دکھلائے گا ۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی وہ رونق دیکھنے کی توفیق دے ۔

میں نے یہ مضمون اپنے صوفیانہ ذوق میں لکھا ہے ۔ ممکن ہے کسی اور صاحب کو پسند آجائے ۔

خاکسار بندہ محمد رفیع صوفی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس تھر
ضلع تھرپارکر

تاجر صاحبان کے لئے ضروری اعلان

۲۲ نومبر ۱۹۴۴ء کے خطبہ فرمودہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز تمام تاجر احباب سلسلہ احمدیہ اپنے نام اور پتے اور جن اشیاء کی وہ تجارت کرتے ہیں وہ نیز تمام صناعان جماعت احمدیہ مع قسم صنعت اپنے پتوں سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں ۔ حضور نے عبدالکریم صاحب بی ایس سی کو اس کام کے لئے میرے دفتر میں بطور کمرشل سیکرٹری مقرر فرمایا ہے ۔ وہ جملہ احباب سے اس کے متعلق خط و کتابت کریں گے ۔ تمام خطوط ان کے نام سے دفتر ناظم تجارت تحریک جدید میں آنا چاہئیں ۔ جلسہ پر بھی جو احباب آئیں وہ دفتر ناظم میں آکر ان کو اس امر کے متعلق اطلاع دیں ۔

ذوالفقار علی خان
ناظم تجارت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

473

الحركة الأحمدية بالديار العربية

عربی ممالک میں تبلیغ احمدیت کے شاندار نتائج

صداقت احمدیت کی ایک روشن دلیل

آج جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے۔ جس کے نوجوان مجاہد محض اللہ تعالےٰ کی توفیق اور اس کے فضل وکرم کے ماتحت دنیا کے ہر گوشہ میں پھیل کر اسلام کو دیگر ادیان پر عملاً غالب کرنے میں کوشاں ہیں۔ اور حقیقی اسلام کو قائم کرنے میں مصروف ہیں۔ ایک حق بین و انصاف پسند کے لئے یہی امر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت کی بیّن دلیل ہے۔ کہ اس زمانہ میں جب ہر قوم بلکہ ہر فرد مادی ساز و سامان فراہم کرنے میں مصروف ہے۔ اس جماعت کے نوجوان دنیوی مفاد کو بالکل نظر انداز کر کے اور غریب الوطنی کی مشکلات برداشت کرتے ہوئے تبلیغ اسلام میں مصروف ہیں۔ ہمارے پیغامی دوست بھی اگر غور فرمائیں۔ تو سمجھ سکتے ہیں کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جو نور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا۔ اسے اکناف عالم میں پھیلانے کی توفیق جس انسان کو اللہ تعالیٰ نے عطا کی۔ وہی حضور علیہ السلام کے حقیقی علوم کا وارث اور صحیح جانشین ہو سکتا ہے۔ غلامانِ محمود ایدہ اللہ الودود جس تندہی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علوم کی اشاعت کر رہے ہیں۔ اس کا ذکر وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا ہے اسی سلسلہ میں آج دیار العربیہ کے مبلغ کی ایک سہ ماہی رپورٹ کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے:-

مصر کا سفر

جیسا کہ احباب کرام کو معلوم ہے۔ عربی ممالک میں ہمارے مجاہد بھائی مکرم مولوی محمد شریف صاحب مولوی فاضل کام کر رہے ہیں۔ اور آپ کا ہیڈ کوارٹر فلسطین میں ہے۔ مگر عرصہ زیر رپورٹ میں آپ نے تبلیغی و تربیتی اغراض کے پیش نظر مصر کا سفر اختیار کیا۔ اور اس طرح احباب مصر کی ایک دیرینہ خواہش کو پورا فرمایا۔ اور اس زمانہ میں نقل و حرکت پر جو پابندیاں ہیں۔ ان کے باوجود اللہ تعالےٰ نے آپ کو مصر جانیکا موقعہ بہم پہنچا دیا۔ چنانچہ آپ وہاں گئے۔ اور ماہ فروری ۱۹۴۴ء کا معتد بہ حصہ اور سارا مارچ وہیں گذارا۔

مصر میں تربیتی کام

وہاں پہنچکر آپ نے سب سے پہلے گزشتہ دو سال کے مالی حسابات کی پڑتال کی۔ اور عہدیداران جماعت کا نیا انتخاب کروا کر احباب جماعت میں کام کرنے کی نئی روح پیدا کی۔ آپ کی تربیت و تلقین کا یہ اثر ہوا۔ کہ احباب مصر نے نہایت تندہی اور توجہ کے ساتھ تبلیغ سلسلہ کا کام شروع کر دیا۔

تبلیغ پر پابندیوں کے باوجود کامیابی

مصر کے حالات کا مطالعہ کرنے والے لوگ اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہیں۔ کہ اس ملک میں تبلیغ پر ایسی شدید پابندیاں ہیں۔ کہ کہا جا سکتا ہے کہ وہاں پبلک طور پر تبلیغ کرنے کی اجازت ہی نہیں۔ اور اس لئے تبلیغ کا کام انفرادی ملاقاتوں اور پرائیویٹ اجتماعات تک ہی محدود ہے۔ چنانچہ تربیت جماعت کے ساتھ مکرم مولوی محمد شریف صاحب نے اسی واحد ذریعہ تبلیغ سے پورا پورا فائدہ اٹھایا۔ اور اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ اس نے آپ کی مساعی کو بارآور فرمایا۔ اور چار احباب داخل سلسلہ ہوئے۔ اور گو تعداد کے لحاظ سے یہ کامیابی معمولی نظر آتی ہے۔ لیکن کیفیت کے لحاظ سے غیر معمولی ہے۔ کیونکہ ان میں سے ایک صاحب علمی لحاظ سے بہت بلند پایہ رکھتے ہیں۔ جامعہ ازہر کی انتہائی ڈگری یعنی "شہادۃ عالمیہ" کے حامل ہیں۔ اور کئی زبانوں پر عبور رکھتے ہیں۔ بعض اور اہل علم احباب بھی آپ کے ساتھ تبادلۂ خیالات کے نتیجہ میں احمدیت کے بہت قریب پہنچ گئے ہیں اور اگر خدا نے چاہا۔ تو احمدیت کو قبول کر لیں گے۔

ایک جید عالم سے مناظرہ اور نصرت الٰہی کا مظاہرہ

دورانِ قیام مصر میں ایک بلند پایہ ازہری اور حجازی شیخ سے مکرم مولوی صاحب کا ایک پرائیویٹ مناظرہ بھی ہوا۔ جس میں بعض احمدی احباب کے علاوہ چند ایک غیر احمدی بھی موجود تھے۔ شیخ صاحب نے مولوی صاحب سے دریافت کیا۔ کہ احمدیہ جماعت اور دوسرے اسلامی فرقوں میں بنیادی اختلاف کس امر میں ہے۔ مولوی صاحب نے جواب دیا۔ کہ مسئلہ وفات مسیح میں۔ مگر شیخ صاحب نے کہا۔ کہ نہیں بنیادی اختلاف مسئلہ ختم نبوت میں ہے۔ اور کہ آپ اسی پر بحث کے لئے تیاری کر کے آئے ہیں۔ بہت سی زد و قدح کے بعد مکرم مولوی صاحب نے اسی مسئلہ پر ان سے تبادلہ خیالات شروع کیا۔ اور اپنے عقیدہ کی تائید میں قرآن مجید سے دس آیات پیش کیں۔ شیخ صاحب نے ان میں سے صرف ایک آیت اما یاتینکم رسل منکم پر جرح کی اور کامل چار گھنٹہ تک اسی پر گفتگو ہوتی رہی۔ جس میں شیخ صاحب ایسے عاجز آگئے۔ کہ کھلے الفاظ میں اعتراف کر لیا۔ بلکہ لکھ دیا۔ کہ عقلی طور پر اس آیت سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ آئندہ نبی آسکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تائید کا مظاہرہ احباب جماعت کے لئے بہت ایمان پرور تھا۔ اس کے بعد شیخ صاحب ایک بہانہ تلاش کر کے تشریف لے گئے۔

تبلیغی لٹریچر کی اشاعت اور دیگر ذرائع سے تبلیغ

عرصہ زیر رپورٹ میں اس قدر دور دراز کے سفر کے باوجود آپ نے جو دوسرے کام کئے۔ وہ اس بات کا ثبوت ہیں کہ جوانانِ احمدیت کو اللہ تعالےٰ نے خدمت دین کے لئے کسقدر ہمت عطا کی ہے۔ آپ نے اس عرصہ میں رسالہ البشریٰ کے دو نمبروں کا مجموعہ شائع کیا۔ ایک تبلیغی اشتہار آٹھ صفحات کا ایک ہزار کی تعداد میں شائع کیا۔ اور تبلیغی لٹریچر کے لئے فلسطین سے باہر کے لوگوں کی طرف سے جو فرمائشیں آئیں۔ ان کی تعمیل میں مختلف قسم کا لٹریچر ایک ہزار کی تعداد میں بھجوایا۔ رسالہ الاسلام مؤلفہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس کی پچاس کاپیاں انگلستان سے منگوا کر تقسیم کیں۔ ۱۵۷ تبلیغی خطوط لکھے۔ اس عرصہ میں یوم التبلیغ منایا گیا۔ اور فلسطین کے بارہ مختلف شہروں میں احباب جماعت نے دس ہزار تبلیغی اشتہار تقسیم کئے۔ احمدی احباب کا ایک وفد عکا میں تبلیغ کے لئے گیا۔ جسے اہل عکا نے خوب زد و کوب کیا۔ مگر احمدی احباب نے اس تکلیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ اسی قسم کا واقعہ اس سے قبل دمشق میں بھی ہوا تھا۔ ان سب مصروفیتوں کے علاوہ مکرم مولوی صاحب نے چالیس احباب سے جو بغرض ملاقات دار التبلیغ میں آئے۔ ملاقاتیں کیں۔ اور ان کو اچھی طرح تبلیغ کی۔ درس و تدریس اور خطبات کا سلسلہ ان سب کاموں کے ساتھ ساتھ برابر جاری رہا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان ایام میں پانچ کس احباب داخل سلسلہ ہوئے۔ الحمد للہ۔

احباب جماعت کے ایمانی جوش اور اخلاص کی بعض مثالیں

اپنی اس رپورٹ میں مکرم مولوی صاحب نے احمدی احباب کے اخلاص اور ایمانی جوش کی چند ایک نہایت ایمان پرور مثالیں پیش کی ہیں۔ جنہیں دیکھ کر دوست اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ ہمارے دور دراز علاقوں اور ایسے ملکوں کے بھائی جن میں مغربیت کی مسموم ہوائیں پورے زور سے چل رہی اور لوگوں کو اسلام تو کجا مذہب سے بھی بیگانہ کر رہی ہے۔ اور جہاں خدا ترسی اور احکام خداوندی کی پیروی کی جگہ بے دینی اور الحاد نے لے لی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانیوالے اپنے موجودہ امام کی قوت قدسیہ کی تاثیر سے اسلام کی تبلیغ کا کسقدر درد اپنے سینوں میں رکھتے ہیں۔ اس کی ایک ادنیٰ مثال یہ ہے۔ کہ تحریک جدید (سال نہم) کے چندہ میں بلاد عربیہ کے مٹھی بھر اور غریب مگر مخلص دوستوں نے قریباً پونے چار ہزار روپیہ دیا۔ اور فلسطین دار التبلیغ کے ذریعہ -/۲۸۲۵ روپیہ کی رقم مختلف مدات میں صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں ارسال کی گئی۔ مصر کے قیام کے دوران میں مکرم مولوی صاحب کو قریباً -/۱۲۰۰ روپے مختلف مدات میں بطور چندہ وصول ہوئے۔ مولوی صاحب نے لکھا ہے۔ کہ سلسلہ کے ایک مخلص دوست الحاج عبد العزیز اسماعیل صاحب سیالکوٹی عرصہ چار سال سے مصر میں مقیم ہیں۔ جو خدمت سلسلہ کا بہت جوش رکھتے ہیں۔ انہوں نے ایک ہزار روپیہ چندہ تحریک جدید میں دیا۔ ان کا دروازہ ہر وارد و صادر کے لئے کھلا رہتا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی معرکۃ الآراء تصنیف سیر روحانی کو عربی زبان میں ترجمہ کرایا ہے اور وہ اس طرح کہ وہ اس کا انگریزی میں ترجمہ کرتے اور ایک مصری دوست الاستاذ احمد محمود زھنی اسے انگریزی سے عربی جامہ پہناتے۔ اسی طرح حضور ایدہ اللہ کی تصنیف ملائکۃ اللہ کا بھی عربی میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ اور امید ہے۔ یہ دونوں کتابیں شائع ہو جائیں گی۔

احباب کے اخلاص کی ایک اور مثال یہ ہے۔ کہ جب مولوی صاحب فلسطین کو جانے کے لئے سٹیشن پر آئے۔ تو ایک احمدی دوست السید عبد الرؤف المینی الوداع کہنے کے لئے اسٹیشن پر پہنچے۔ اور آپ سے ملنے کے بعد کہنے لگے۔ کہ اب مجھے اجازت دیں۔ کہ میری والدہ کا انتقال ہو چکا ہے۔ اور میں تدفین وغیرہ کا انتظام کرنا ہے۔ اور جب مولوی صاحب نے کہا۔ کہ ایسی صورت میں آپ کو تکلیف کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ آپ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے نائب ہیں۔ یہ کیونکر ممکن تھا۔ کہ میں آپ کو الوداع کہنے کے لئے حاضر نہ ہوتا۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ ان ممالک کے احمدی احباب کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے کسقدر اخلاص اور عقیدت ہے۔

دو افسوسناک خبریں

مولوی صاحب نے لکھا ہے۔ کہ مصر میں ہی ان کو حضرت سیدہ ام طاہر مرحومہ مغفورہ اور مکرم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مرحوم کی وفات کی خبریں موصول ہوئیں۔ اور مقامی احباب نے ان خبروں کو سنکر بہت تکلیف محسوس کی۔ آپ لکھتے ہیں۔ کہ آپ نے دیکھا۔ کہ ایک دوست احمد حکمی کو حضرت سیدہ ام طاہر مرحومہ کی وفات کی خبر سنکر سخت تکلیف ہوئی۔ اور وہ شدت غم سے بے قرار ہو گئے۔ اور ایک ان پر ہی کیا موقوف۔ ہر ایک احمدی کی یہی حالت تھی۔ آپ نے لکھا ہے۔ کہ مکرم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مرحوم نے مصر میں ایسے شاندار طریق پر تبلیغ احمدیت کا کام کیا ہے۔ کہ جو تاریخ احمدیت میں سنہری الفاظ میں لکھا جائیگا۔ احباب مصر کے لئے ان کی وفات کی خبر بھی بہت صدمہ کا موجب ہوئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیہاتی مبلغین کے دوسرے گروپ کے متعلق اعلان

عرصہ ڈیڑھ سال کے قریب ہوا ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تجویز کے مطابق دیہات میں خاص طور پر تبلیغی کام جاری کرنے کے پیش نظر ایک تحریک کی گئی تھی کہ ایسے احباب جو مڈل تک تعلیم یافتہ ہوں۔ شادی شدہ ہوں۔ عمر ۳۰ اور ۴۵ سال کے درمیان ہو۔ وہ اپنی زندگیاں وقف کریں۔ زمیندار قوم سے متعلقہ دوستوں کو ترجیح دی جائے گی۔ اس پر بہت سی درخواستیں موصول ہوئیں۔ ان میں سے ۱۵ اصحاب کو منتخب کر کے تعلیم دلائی گئی۔ اور ان کو حضور کی تجویز کے بموجب مخصوص مرکزوں میں مقرر کیا جا رہا ہے۔ اب حضور نے منظوری عطا فرمائی ہے۔ کہ دیہاتی مبلغین کے طور پر ٹریننگ دلانے کے لئے دوسرے گروپ کے لئے اعلان کیا جائے۔ لہٰذا جو احباب پچھلی دفعہ انتخاب میں نہ آ سکے تھے۔ وہ بھی اور دیگر احباب بھی اپنی درخواستیں جلد از جلد بھجوا دیں۔ اور وقف زندگی کے فارم دفتر سے منگوا لیں۔ تاکہ بعد انتخاب ان کی تعلیم کا جلد ہی انتظام کیا جا سکے۔

انچارج تحریک جدید

حساب داران امانت صدر انجمن احمدیہ کو اطلاع

جو روپیہ چیکوں کے ذریعہ صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں جمع کرنے کے لئے بھیجا جائے اس پر علاوہ بینک کمیشن کے مندرجہ ذیل کمیشن (بنک سے روپیہ منگوانے اور اس کے متعلق دیگر اخراجات وغیرہ پورا کرنے کے لئے) صدر انجمن احمدیہ چارج کرے گی۔ یہ کمیشن صرف امانت کی رقوم پر ہی چارج کیا جائے گا۔ چندوں کی رقوم اس سے مستثنیٰ ہوں گی۔ (۱) پہلے دو ہزار پر ایک آنہ فی سیکڑہ (۲) دو ہزار سے اوپر پانچ ہزار تک تین پیسے فی سیکڑہ (۳) پانچ ہزار سے اوپر دو پیسے فی سیکڑہ

محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

کام کی رپورٹ شوق سے بھجوائیے

جو مجالس خدام الاحمدیہ مجلس کے پروگرام پر اچھی طرح عمل کرتی ہیں۔ وہ اپنے کام کی رپورٹ بھی شوق سے بھجواتی ہیں کیونکہ رپورٹ سے وہی کتراتا ہے۔ جو کام سے کتراتا ہو۔ لیکن رپورٹ بھجوانے میں باقاعدگی بے قاعدہ مجلس کو بھی باقاعدہ بنا سکتی ہے۔ اور پھر اسے ترقی دے سکتی ہے۔ لیکن خاموشی سے بیٹھے رہنا کسی سست مجلس کو ہشیار نہیں کر سکتا۔ پس اگر آپ کی مجلس چست ہے تب بھی اور اگر سست ہے تو بھی ضرور اپنے کام کی رپورٹ مرکز میں بھجوائیے کہ یہ بہر حال آپ کے لئے مفید ثابت ہو گا۔

خاکسار:۔ ناصر احمد نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

زعماء و مہتمم صاحبان مال جماعت ہائے انصار

بہت سی مجالس انصار اللہ کی طرف سے انصار اللہ کا مرکزی چندہ کچھ بھی وصول نہیں ہوا۔ اور بعض کی طرف سے بہت ہی کم وصول ہوا ہے۔ اس لئے میں زعماء صاحبان انصار اور مہتمم صاحبان مال کو اس اعلان کے ذریعہ خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے ممبران انصار سے چندہ انصار معہ بقایا وصول کر کے بہت جلد اس میں سے ایک چوتھائی۔ بمد امانت مرکزیہ انصار اللہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان بھجوا دیں۔ کیونکہ انصار اللہ کو اپنے اغراض و مقاصد کی تکمیل کے لئے تمام انصار سے بروقت اور باقاعدہ چندہ وصول ہونا ضروری ہے۔

قائد مال مرکزیہ مجلس انصار اللہ قادیان

عربی تقاریر کے انعامی مقابلہ کی تاریخ میں التوا

بعض وجوہ سے عربی تقاریر کے انعامی مقابلہ کی تاریخ ۸ دسمبر ۱۹۴۴ء کی بجائے ۲۴ دسمبر ۱۹۴۴ء مقرر کی گئی ہے۔ جملہ مقررین آگاہ رہیں کہ یہ مقابلہ ۲۴ دسمبر کو ۸ بجے شب مسجد اقصیٰ میں منعقد ہو گا۔ ہر تقریر کے لئے دس سے پندرہ منٹ تک مقرر ہیں۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ

ستیارتھ پرکاش ایجی ٹیشن پر تبصرہ حصہ دوم

اس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ پنڈت دیانند صاحب کی اکثر تصانیف دوسرے پنڈتوں سے لکھی گئی ہیں۔ سکرٹری ان

نشر و اشاعت اور تبلیغ اسی کتاب کی خریداری کی تلقین جماعت میں کریں اور جلسہ پر زیر ہدایت لیف لاکر ملاقات کریں اور ہر قسم کی کتب بھی خرید فرمائیں

مہتمم نشر و اشاعت قادیان

فوجی خاندانوں کی امداد کے لئے اعلان

حکومت نے ایسے لوگوں کی صورت معاش پیدا کرنے کے لئے انتظام کیا ہے جو میدان جنگ میں کسی وجہ سے فوجی خدمت سے بے کار ہو چکے ہوں۔ ایسے تمام احباب جو اپنے وطنوں میں بیکار ہو کر واپس چلے آئے ہوں۔ وہ مجھے اپنے ناموں۔ عہدوں اور تعلیمی قابلیت سے اطلاع دیں تاکہ ان کے بارہ میں متعلقہ حکام سے خط و کتابت کی جا سکے۔ علاوہ ازیں مندرجہ ذیل اشخاص بھی اپنے متعلق اطلاع دیں تاکہ ان کے بارہ میں بھی ضروری امداد کے لئے کوشش کی جا سکے۔ اوّل وہ فوجی جو دشمن کے پاس قیدی ہیں مگر ان کے بیوی بچوں کا گزارہ نہیں۔ قریباً ان کے رشتہ دار لکھیں۔ دوئم ایسے اشخاص جو لڑائی میں مارے گئے ہوں یا دوران ملازمت میں بیماری کی وجہ سے مر گئے ہوں۔ اگر ان کے بال بچوں کو مالی امداد نہ ملی ہو۔ سوئم۔ وہ جو جاپان کے قیدی ہیں۔ یا جاپان کی جنگ میں شامل ہوئے تھے۔ ان کے ورثاء کو اگر چھپے ہوئے کارڈ نہیں ملے۔ یا اگر ملے ہوں تو ان کو ابھی تک ان سے کوئی فائدہ نہ پہنچا ہو۔ چہارم جن اشخاص نے فوجی ملازمت کی ہے اور پنشن پر ہیں مگر دوبارہ سول ملازمت چاہتے ہوں۔ پنجم ایسے فوجی جنہیں محاذ جنگ پر گئے ہوئے تین سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے مگر رخصت نہیں ملی۔ اور ان کو رخصت کی ضرورت ہے۔ ششم اگر کسی فوجی خاندان کو کوئی جائز تکلیف یا مشکل ہو۔ جس کا ازالہ کرنا ضروری ہو۔ ایسے تمام اصحاب نظارت ہذا سے خط و کتابت کریں۔ انشاء اللہ ان کے لئے اپنے ذرائع سے بھی مدد کرنے کی کوشش کی جائے گی

(ناظر امور عامہ)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۷۲۹۹ منکہ غلام سرور ولد چوہدری علی محمد صاحب۔ قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر تقریباً ۵۴ سال تاریخ بیعت ۱۷ مئی ۱۹۱۷ء ساکن علی پور ڈاک خانہ کبیر والا ضلع ملتان صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ جنوری ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں ۸۰ بیگھے زمین نہری۔ واقعہ علی پور ڈاک خانہ کبیر والا۔ جس کی اندازاً قیمت سولہ ہزار روپیہ ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد:۔ غلام سرور گواہ شد:۔ حکیم محمد خان ڈی آئی ایم ایس (علیگ) علی پور گواہ شد محمد سعید انسپکٹر بیت المال۔

۷۲۳۰ منکہ جلال الدین ولد محمد علی صاحب مرحوم قوم جٹ دودھرا پیشہ کاشتکاری عمر تقریباً ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن دودھرا ڈاک خانہ کھوہال ضلع گجرات صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے (۱) زمین زرعی تعدادی ۵ بیگھے واقعہ رفیدہ گڑھ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات قیمتی مبلغ ۶۰۰۰/- روپیہ (۲) مکان رہائشی خام واقعہ موضع دودھرائے تحصیل پھالیہ ضلع گجرات قیمتی مبلغ ۵۰۰/- روپیہ

میری موجودہ جائیداد کی کل قیمت مبلغ ۶۵۰۰/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں گا۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد جلال الدین۔ گواہ شد:۔ نشان انگوٹھا:۔ غلام محمد سکنہ دودھرائے۔ گواہ شد۔ محمد احمد خان انسپکٹر بیت المال۔

۷۲۳۱ منکہ خلیل الرحمٰن ولد مولوی حبیب الرحمٰن صاحب قوم شیخ قانون گو پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع حاجی پور ڈاک خانہ پھگواڑہ ریاست کپورتھلہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ پنجم جولائی ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد غیر منقولہ حسب ذیل ہے (۱) اراضی واقعہ موضع حاجی پور ڈاک خانہ پھگواڑہ ریاست کپورتھلہ (۲) مکان و توڑ و آب عدد دکان واقع محلہ شیر گڑھ کپورتھلہ (۳) مکان و دکان و اراضی واقعہ محلہ قانون گویاں قصبہ سرادہ ضلع میرٹھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(یو۔ پی) مندرجہ بالا جائیداد جس کا صحیح اندازہ مجھے معلوم نہیں ہے۔ اور اس جائیداد میں ہم سات بھائی اور ایک بہن حصہ دار ہیں۔ بروقت تقسیم جسقدر میرا حصہ ہوگا۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میرا گذارہ میری تنخواہ پر ہے۔ جو کہ ۔/۱۲۰ روپے ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اس کو تا زیست ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور اپنی آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ اگر میں اپنی عمر میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ یا میری وفات پر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد خلیل الرحمٰن۔ گواہ شد ظفراللہ خاں بریلی۔ گواہ شد Iaf hain

عمارت بنانے کا اصول

عمارت بنانے کا اصول یہی ہے۔ کہ بنیاد ہمیشہ موٹی تیار کرتے ہیں۔ اور اس پر عمارت بنیاد کے مقابلہ میں چھوٹی تیار ہوتی ہے۔ اسی اصول کے مطابق کوئی قوم دنیا پر حکومت نہیں کر سکتی جب تک کہ اس کے ملک کی آبادی وسیع نہ ہو۔ اور یہی اصول مذہبی دنیا میں بھی کارفرما ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ کہ "جس ملک کو خدا تعالیٰ صداقت اور ایمان کے لئے چنتا ہے۔ اس ملک میں ہی صداقت کے پیروؤں کی نسبت زیادہ تعداد ہونی چاہیئے۔"

اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرما کر اللہ تعالیٰ نے ہندوستان کو اصلاح عالم کے لئے چن لیا ہے۔ ہندوستان کی مرکزیت کے تحفظ کے لئے ضروری ہے کہ جماعت احمدیہ بیرونی ممالک کی نسبت یہاں تعداد میں زیادہ ہو۔ اس بارہ میں حضرت اقدس امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ "شروع شروع میں تو ہندوستان میں ہماری جماعت زیادہ تھی۔ اور بیرونی ممالک میں کم تھی۔ مگر اب ان دونوں نسبتوں میں بڑا بھاری فرق پیدا ہوتا جا رہا ہے۔۔۔۔ اگر بیرونی ممالک کی جماعتیں اسی طرح بڑھتی چلی گئیں۔ تو نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ کفر پر حملہ کی ابتدا ان کے ہاتھوں میں چلی جائے گی۔ اور ہندوستان کی مرکزیت جاتی رہے گی۔"

اس انذار کے بعد ہمارا فرض ہے۔ کہ ہندوستان میں تبلیغ کو وسیع کرنے کے لئے پوری کوشش کریں۔ تا تبلیغ احمدیت کی عمارت کے لئے خوب موٹی بنیاد تیار ہو جائے۔ دس فی صدی جماعتوں کا پندرہ روزہ نقشہ بیعت پیش ہے۔ کوشش کی جائے۔ تو ہر جماعت میں بہتر نتیجہ پیدا ہو سکتا ہے۔

(نور الدین منیر انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)

پندرہ روزہ نقشہ بیعت اندرون ہند از یکم نبوت تا ۱۵ نبوت ۱۳۲۳ھ ش

ہندوستان کی جماعتوں میں سے دس فیصدی جماعتوں کی بیعت دکھلائی گئی ہے

نام جماعت	تعداد بیعت	نام جماعت	تعداد بیعت	نام جماعت	تعداد بیعت
(۱) قادیان بذریعہ تبلیغ مقامی	۲۴	۱۳۔ ادرحمہ ضلع سرگودھا	×	۲۵۔ کرڈہ پلی اڑلیہ۔	×
۲ لاہور	۷	۱۴۔ تلونڈی جھنگلاں	×	۲۶۔ کھاریاں ضلع گجرات	۱
۳۔ کریام ضلع جالندھر	×	۱۵۔ امرتسر	×	۲۷۔ دھرمکوٹ بگہ ضلع گورداسپور	×
۴۔ دہلی	×	۱۶۔ سونگھڑہ اڑلیہ	×	۲۸۔ پراونشل بنگال	۳
۵۔ سیالکوٹ	×	۱۷۔ بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازیخاں	×	۲۹۔ گنج مغل پورہ	×
۶۔ حیدرآباد دکن	۵	۱۸۔ محمود آباد ضلع جہلم	×	۳۰۔ یاڑی پورہ چک انج کشمیر	۱
۷۔ کلکتہ	×	۱۹۔ گولیکی ضلع گجرات	×	۳۱۔ رشی نگر کشمیر	×
۸۔ کیرنگ اڑلیہ	۲	۲۰۔ کنانور مدراس	×	۳۲۔ دوالمیال ضلع جہلم۔	×
۹۔ ناسنور کشمیر	×	۲۱۔ چارکوٹ کشمیر	۱	۳۳۔ دانہ زید کا ضلع سیالکوٹ	×
۱۰۔ شکار ضلع گورداسپور	×	۲۲۔ بھینی بانگر ضلع گورداسپور	×	۳۴۔ چک سکندر مع مفصلات ضلع گجرات	×
۱۱۔ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ	×	۲۳۔ اٹھوال ״ ״	×	۳۵۔ سڑوعہ ضلع ہوشیارپور	×
۱۲۔ ننگل کلاں ضلع گورداسپور	×	۲۴۔ موسی بنی مائنز بہار	×	۳۶۔ گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ	×

نام جماعت	تعداد بیعت	نام جماعت	تعداد بیعت	نام جماعت	تعداد بیعت
۳۷۔ سیدوالہ ضلع شیخوپورہ	×	۴۸۔ کراچی	×	۵۹۔ چونڈہ ضلع سیالکوٹ	×
۳۸۔ نگر یا سرائے اڑلیہ	×	۴۹۔ ونجواں۔ ضلع گورداسپور	×	۶۰۔ لالہ موسیٰ ضلع گجرات	×
۳۹۔ شاہدرہ لاہور	×	۵۰۔ فیروزپور	×	۶۱۔ گھمنہ پور کشمیر	۱
۴۰۔ جہلم	×	۵۱۔ سامانہ محمودپور ریاست پٹیالہ	×	۶۲۔ محمد آباد اسٹیٹ سندھ	۱
۴۱۔ بمبئی	×	۵۲۔ فوت گڑھ۔ ماچھیواڑہ ״	×	۶۳۔ خانانوالی میانوالی ضلع سیالکوٹ	×
۴۲۔ کھیوا کلاں سوالہ ضلع سیالکوٹ	×	۵۳۔ بھاگلپور سٹی	×	۶۴۔ شاہ پور امرگڑھ ضلع گورداسپور	×
۴۳۔ یادگیر دکن	×	۵۴۔ کپورتھلہ	×	۶۵۔ چندر کے منگولے	×
۴۴۔ کھیرو چیچی ضلع گورداسپور	×	۵۵۔ کوئٹہ	×	۶۶۔ ملتان	×
۴۵۔ گجرات	×	۵۶۔ جانگریاں مانگا ضلع سیالکوٹ	×	۶۷۔ ناصر آباد سندھ	×
۴۶۔ کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخان	×	۵۷۔ مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ	×	۶۸۔ بنکالی اڑلیہ	×
۴۷۔ سکالہ گرو ضلع ہوشیارپور	×	۵۸۔ عزیز پور ڈگری ضلع سیالکوٹ	×	۶۹۔ مجوکہ ضلع سرگودھا	×

جلسہ سالانہ پر تشریف لانیوالے احباب کیلئے ضروری اعلان

(۱) بھیڑ کی وجہ سے بسا اوقات سامان گم ہو جاتا ہے۔ اس لئے احباب کو چاہیئے۔ کہ روانہ ہونے سے قبل اپنے تمام سامان پر لیبل ضرور لگالیں۔ جن پر ان کا مفصل پتہ درج ہو۔ (۲) روانہ ہوتے وقت خاص قادیان کا ٹکٹ طلب کیا جائے۔ اس کے باوجود اگر انہیں امرتسر یا بٹالہ کا ٹکٹ دے دیا جائے تو وہ اسی ٹکٹ کا نمبر اور تاریخ ضرور نوٹ کرلیں۔ اور اسکی اطلاع قادیان پہنچکر استقبال کے کارکنوں کو فوراً کردیں۔ اور اسی صورت میں بٹالہ یا امرتسر سے قادیان کا ٹکٹ ضرور مزید لیا جائے۔

(خاکسار محبوب عالم خالد ناظم استقبال)

بواسیر

محترم حضرت نواب محمد علی خاں صاحب اپنے رقعہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ حفسم کا ایک دفعہ حسب ہدایت استعمال کیا ہے۔ نمایاں فائدہ ہوا ہے۔ (ایسی جادو اثر دوا کی قیمت جو خونی و بادی بواسیر کے لئے ہے۔ صرف دو روپیہ) ملنے کا پتہ:۔

دی بنگال ہومیو فارمیسی ریلوے روڈ قادیان

مولوی محمد علی صاحب کے لئے بائیس ہزار روپیہ انعام

۲۲۰۰۰

مولوی محمد علی صاحب کی گذشتہ سالہا سال کی تحریروں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ حضرت مرزا صاحب کو ربانی مجدد کے علاوہ مسیح موعود اور مہدی آخر الزمان اور نبی رسول مانتے رہے ہیں۔ اور آپ کے منکروں کو کافر اور اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ مگر جب سے وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے کٹ کر غیر احمدیوں سے جا ملے ہیں اس وقت سے ان کی خوشنودی اور مالی امداد حاصل کرنے کے لئے جان بوجھ کر ان کو دھوکہ دیتے ہیں۔ کہ "حضرت مرزا صاحب صرف مجدد تھے۔ اور ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔ وہ ہرگز نبی نہ تھے۔ نہ انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ یہ صرف قادیانی فریق کا افترا ہے۔"

تو ہم کہتے ہیں۔ کہ اگر آپ کے یہی عقائد ابتدا میں تھے۔ اور اب بھی یہی ہیں۔ اور انہی کو آپ صحیح سمجھتے ہو۔ تو کیوں آپ ایک پبلک جلسہ میں اس کا حلفاً اظہار نہیں کرتے۔ جس کے لئے ہم آپ کو دو سال سے بائیس ہزار روپیہ انعام کے ساتھ چیلنج دے رہے ہیں۔ اور پھر بار بار یاد بھی دلاتے رہتے ہیں۔ حق کیا ہے؟ وہ آپ اپنے دل میں خوب سمجھتے ہو۔ اسی لئے تو حلف اٹھانے کی جرأت نہیں کرتے۔ مگر یہ دورنگی کے کھیل کب تک کھیلتے رہوگے۔ دیکھو خدا کے پاس جانے کے دن قریب آرہے ہیں۔ کچھ تو اس کا خوف کرو۔

ہمنوا مولوی محمد علی صاحب کے ہمخیالوں کے لئے دو ہزار روپیہ انعام

جو اصحاب مولوی محمد علی صاحب کے ہم خیال ہیں۔ ان کو بھی دو ہزار روپیہ کے انعام ملنے کے ساتھ چیلنج دیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے مولوی صاحب کو حلف کے لئے تیار کریں۔ اور ہم سے دو ہزار روپیہ انعام لیں۔ ہماری طرف سے جملہ ایک لاکھ روپے کے مختلف انعامات کا ایک رسالہ معہ شرائط حلف اردو انگریزی زبان میں شائع کیا گیا ہے۔ جو دو آنہ کے ٹکٹ آنے پر فوراً روانہ کر دیا جاتا ہے۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۸ دسمبر۔ سسلی کے شہر کتانیہ میں جمعرات سے سخت فساد برپا ہے۔ جس کی وجہ سے متعلقہ حکام نے کرفیو آرڈر نافذ کر دیا ہے۔ اس فساد کا آغاز ایک ۱۲ سالہ نوجوان کے اقدام ہوا جس نے فوج میں بھرتی ہونے سے انکار کر دیا تھا۔

واشنگٹن ۱۷ دسمبر۔ امریکن گورنمنٹ نے دو ہنگامی احکام جاری کئے ہیں۔ ایک حکم کے ذریعہ ۲ لاکھ ۱۰ ہزار مزدوروں کو جنگی کام کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے۔ نیز یہ قرار دیا گیا ہے کہ اگر ۲۶ سال اور ۳۷ سال کی عمر کے درمیان کوئی مزدور جنگی کام چھوڑ کر غیر ضروری کام میں لگ جائے گا۔ تو اسے جبری طور پر بھرتی کیا جا سکتا ہے۔

الہ آباد ۱۷ دسمبر۔ سر تیج بہادر سپرو نے اعلان کیا ہے کہ میں نے مصالحتی کمیٹی کے ممبران سے بات چیت کر لی ہے۔ اور اب میں اس پوزیشن میں ہوں کہ کمیٹی کے انعقاد کی تاریخ کا اعلان کر سکوں۔ مصالحتی کمیٹی کا اجلاس ۲۹-۳۰ دسمبر کو دہلی میں ہوگا۔ جائنٹ سکرٹری کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ ممبران کو ایجنڈا بھیج دے۔

کراچی ۱۸ دسمبر۔ سید جمال الدین افغانی کی لاش کو جو ۱۹۰۰ء میں ترکی میں فوت ہوئے۔ بذریعہ ہوائی جہاز کل یہاں لائی گئی۔ یہ لاش افغان سفیر مقیم عراق اپنے ہمراہ لایا۔ اور پشاور سے ہوائی جہاز کے ذریعہ سے افغانستان لے جایا جائے گا۔

امرتسر ۱۸ دسمبر۔ اس وقت تک امرتسر میں قریباً ۲۰ لاکھ گز دیسی کپڑے پر مہریں لگ چکی ہیں۔ جس سے پہلے پانچ لاکھ روپیہ بطور مہریں لگانے کی فیس وصول کی جا چکی ہے۔

ایتھنز ۱۸ دسمبر۔ جنرل سکوبی نے اس معاہدہ کا اعلان کر دیا ہے۔ جو ان کے اور کمیونسٹ لیڈروں کے درمیان طے ہوا ہے۔ مندرجہ ذیل امور پر متفقہ طور پر فیصلہ ہوا (۱) گوریلا لیڈر وعدہ کرتے ہیں کہ گوریلا دستے قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیں گے (۲) جنرل سکوبی کے براہ راست احکام کے سوائے ایتھنز کے متعلق کوئی اقدام نہیں کیا جا سکتا (۳) اگر حفاظتی دستوں نے ہتھیار نہ ڈالے۔ تو انہیں دشمن دستے قرار دیا جائے گا (۴) تمام گوریلا دستے وعدہ کرتے ہیں کہ وہ مشترکہ جدوجہد کے بعد بعض معاد کی سرگرمیوں میں تعاون کرنے کے لئے نیشنل یونین بنائیں گے۔

روم ۱۸ دسمبر۔ اتحادی فوجوں نے فائنزا پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ میلان سے ایڈریاٹک کو جانے والی بڑی شاہراہ پر جرمنوں کا ایک مضبوط مقام تھا۔ وادی پو کو پار کرنے میں بھاری رکاوٹ تھی۔

پیرس ۱۸ دسمبر۔ نیشنل اسمبلی آف فرنچ لبریشن کمیٹی نے اتفاق رائے سے جنرل ڈیگال پر مکمل اعتماد کا ووٹ پاس کر دیا ہے۔

ایتھنز ۱۸ دسمبر۔ ہندوستانی دستے جن پر گوریلوں نے حملہ کیا تھا۔ سمندر کے راستے باہر نکال لئے گئے ہیں۔

ماسکو ۱۸ دسمبر۔ سرخ فوج تیز رفتاری سے ویانا کی طرف بڑھ رہی ہے۔ بوڈاپسٹ کے شمال میں جوابی حملہ کو روکتی ہوئی۔ وہ برٹسلاوہ کی طرف پیش قدمی کر رہی ہے۔ جو ۸۵ میل رہ گیا ہے۔ ویانا صرف ایک سو میل ہے۔ بوڈاپسٹ پر روسی قبضہ اب ناگزیر ہو گیا ہے۔

لنڈن ۱۸ دسمبر۔ کل رات انگریزی بمباروں نے جرمنی کے ایک شہر پر حملہ کیا۔ جو بہت بڑا ریلوے جنکشن ہے۔ اور جہاں بہت سے کارخانے ہیں یہاں سے مغربی مورچہ پر رسد اور کمک پہنچائی جاتی ہے۔

لنڈن ۱۸ دسمبر۔ اٹلی میں آٹھویں فوج کے دستے فائنزا پر قبضہ کرنے کے بعد آگے بڑھ گئے ہیں۔ اور بلونا سے صرف تیس میل دور رہ گئے ہیں۔

لنڈن ۱۸ دسمبر۔ مغربی مورچے کی امریکن فوج پر جرمنوں نے بہت بڑا حملہ شروع کر دیا ہے جرمنوں نے ہوائی فوج کے جو دستے امریکن فوجوں کے پیچھے اتارے انہیں پکڑ لیا گیا۔ اور ۹۷ ہوائی جہاز گرا لئے گئے۔

لنڈن ۱۸ دسمبر۔ یورپ کے مغربی مورچے پر جرمن فوجیں بلجیئم اور لکسمبرگ پر زور کا حملہ کر رہی ہیں۔ یہ حملہ چالیس میل لمبے مورچے پر کیا گیا ہے۔ اس موقع پر دشمن نے جو چھاتا فوج اتاری اسے گرفتار کر لیا گیا۔ ایک جرمن دستہ بلجیئم میں آٹھ میل اندر گھس گیا۔

ماسکو ۱۸ دسمبر۔ بالٹک کے روسی جہازوں نے ایک جرمن جنگی جہاز اور تین مال لے جانے والے جہاز ڈبو دیئے۔

لنڈن ۱۸ دسمبر۔ امریکن بھاری بمبار جہازوں نے سائی پان کے اڈوں سے اڑ کر جاپان کے ناگویا شہر کو نشانہ بنایا۔ یہ جاپان کا تیسرا بڑا شہر ہے۔ جہاں گولہ بارود اور مشینیں تیار ہوتی ہیں۔ اس شہر پر یہ دوسرا حملہ کیا گیا ہے ہنکاؤ پر بھی حملہ کیا گیا۔ یہ چین میں ہے جس پر جاپانیوں کا قبضہ ہے۔

واشنگٹن ۱۸ دسمبر۔ فلپین میں منڈورا کے جزیرے میں گیارہ میل تک کمان کی شکل میں امریکن فوجوں نے مورچہ قائم کر لیا ہے اور ۶ میل اس سے آگے بڑھ کر ایک علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ جس جگہ اس جزیرہ پر امریکن فوجیں اتری تھیں۔ اس جگہ پر جاپانی حملہ کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔

لنڈن ۱۸ دسمبر۔ مغربی مورچے پر جرمنوں نے جو حملہ شروع کیا ہے۔ اس کا زور بڑھتا جا رہا ہے۔ ڈورن کے علاقے میں امریکن فوجیں کولون کی طرف بڑھ رہی ہیں۔

لنڈن ۱۸ دسمبر۔ پارلیمنٹ کے ایک لیبر ممبر کیپٹن جان ڈگڈل نے کہا کہ جب تک مسٹر چرچل برطانیہ کے وزیر اعظم ہیں۔ ہندوستان کا سیاسی مسئلہ کبھی بھی حل نہیں ہو سکتا۔ ہندوستان کے متعلق ان کی پالیسی کا نتیجہ یہ ہے کہ (سیاسی قیدیوں سے) جیلیں بھری گئی ہیں۔ لیبر پارٹی کانفرنس نے یہ بات واضح کر دی ہے کہ جیلوں کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ آئندہ انتخابات ہندوستان کے مسئلہ پر لڑے جائیں گے۔

گوہاٹی ۱۸ دسمبر۔ مسٹر گوپی ناتھ باردولائی سابق وزیر اعظم آسام نے یہ اعلان کیا کہ گاندھی جی نے آسامی باشندوں کے نام ایک پیغام کے دوران میں کہا تھا۔ کہ اگر لوگ یہ محسوس کرتے ہیں کہ اس ضمن میں حکومت کی پالیسی جارحانہ اور اینٹی نیشنل ہے تو انہیں عدم تشدد اور اگر ضرورت پڑے تو تشدد سے اس کے خلاف جہاد کرنا چاہیئے۔

چنگکنگ ۱۸ دسمبر۔ مشہور چینی کمانڈر جنرل چینگ چینی متواتر ۷ دن تک ہانگ کانگ کے محصور شہر سے جا پہنچا۔

کشتہ جات

ہر قسم کے اعلیٰ درجہ کے کشتہ جات موجود ہیں۔ ایک دفعہ منگا کر دیکھیں۔ تو ہمیشہ کیلئے خریدار بن جائیں گے۔ چند کشتہ جات یہ ہیں۔ کشتہ سونا۔ کشتہ چاندی۔ کشتہ عقیق۔ کشتہ یاقوت۔ کشتہ سرمہ (دھانا)۔ کشتہ سیپ کشتہ قلعی۔ کشتہ مرگانگ۔ کشتہ پکھراج۔ کشتہ ابرک۔ کشتہ فولاد۔ کشتہ سنگ جراحت۔ کشتہ گاؤ زبان۔ کشتہ بیضہ مرغ۔ کشتہ مرجان کشتہ سونا مکھی۔ کشتہ تانبا سوناتی۔ کشتہ سنکہ کشتہ شنگرف وغیرہ وغیرہ

عبدالعزیز خان حکیم حاذق

مالک طبیہ عجائب گھر قادیان

ایک قابل قدر شہادت

مکرمی جناب عبدالرحیم صاحب درد پرائیویٹ سکرٹری تحریر فرماتے ہیں:۔ میں دواخانہ خدمت خلق قادیان سے اکثر اوقات مختلف ادویہ خرید تا رہا ہوں۔ تجربہ کی بناء پر کہہ سکتا ہوں۔ کہ اس دواخانہ کی ادویہ منیجر صاحب خاص کوشش سے خالص عمدہ تیار کر کے مہیا کرتے ہیں۔ اس دواخانہ کی مشہور دوائی "فضل الٰہی" میں نے اپنے گھر استعمال کروائی ہے اور وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اسم بامسمٰی ثابت ہوئی ہے قیمت مکمل کورس ۱۶ سولہ روپے ملنے کا پتہ:۔

دواخانہ خدمت خلق قادیان

روحانی تحائف

قرآن مجید گورمکھی۔ چھپائی اعلیٰ کاغذ بڑھیا جلد سنہری ہدیہ چار روپے
قرآن مجید ہندی چھپائی اعلیٰ کاغذ بڑھیا جلد سنہری ہدیہ تین روپے آٹھ آنے پانچ روپے کاغذ
سیرت گورمکھی:۔ چھپائی اعلیٰ۔ کاغذ بڑھیا۔ جلد سنہری۔ ہدیہ ایک روپیہ چار آنے
سیرت ہندی:۔ چھپائی اعلیٰ کاغذ بڑھیا۔ جلد سنہری ہدیہ دو روپے
کم از کم پانچ روپے کی کتب خریدنے والے کو ایک روپیہ کے گورمکھی تبلیغی ٹریکٹ مفت
ملنے کا پتہ:۔ مینجر اخبار نور۔ نور بلڈنگ۔ قادیان۔ پنجاب

طبی مشورہ مفت

پرانی و نئی امراض میں حکیم ڈاکٹر ہارون رشید نوانی بی۔ آئی۔ ایم۔ ایس صبح ۱۱ سے ۱۲ اور شام کو ۴ سے ۵ اور ایام جلسہ میں شام کو ۹ بجے سے ۱۰ بجے تک مفت مشورہ لیجئے۔

پتہ:۔ مینجر دواخانہ نور۔ نور بلڈنگ۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah